نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہو ؛

نمبر ۳۶ — مطبوعہ ۲۴ ستمبر ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عـــہ۱۱/ ۔

اضلاع پنجاب سے معہ محصول ڈاک۔ عـــہ ۲/ ۔

دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عـــہ ۲/ ۔

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ؛

ایڈیٹوریل

یہہ وہی تھا جس نے یہودیوں کو صلاح دی کہ اُمت کے بدلے ایک کا مرنا بہتر ہے ؛ یوحنا ۱۸ : ۱۴

بعض اشخاص جاہلانہ مسیحیوں کے ساتھ حجت و تکرار کرتے اور کہتے ہیں کہ گناہوں کی معافی حاصل کرنے کے لئے کفارہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اور مسیح کے گنا ہگاروں کے بدلے میں اپنی جان کو قربان کرنے۔ اور اپنا پاک لہو بہانے پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ یہہ کہاں کی عدالت تھی کہ گناہ تو کریں اَور لوگ اور اُنکی عوض میں ایک بیگناہ شخص کو سزا دیجائے ؛ اور پھر یہہ کہ ایک آدمی کے سزا اور دُکھ اُٹھانے سے دوسروں کو کیونکر فایدہ پہنچ سکتا ہے ؛ اکثر مرتبہ خواندہ محمدیوں کی زبان سے بھی ایسی باتیں سننے میں آئی ہیں۔ لہذا بہتر ہوگا کہ ہم اُن کے مذہبی عقاید کا اس امر کی نسبت کچھ ذکر کریں ؛ امام حسین کے کربلا میں مارے جانے۔ اور بھوکھ پیاس اور طرح طرح کی تکلیفات سہنے کا سبب محمدیوں کی کتابوں سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اُنپر یہہ تمام مصیبتیں اور تکلیفیں گنہگار اُمت محمدیہ کی خاطر گذریں۔ شیعہ و سُنی ہر دو فریق کی کتابوں کو ہم نے دیکھا۔ اور وہ اسپر متفق ہیں کہ اُنکی شہادت رفاہ اُمت کا باعث ہے ؛ شیعوں کی ایک کتاب خلاصۃ المصائب میں لکھا ہے کہ ایک روز آنحضرت نے اپنی بیٹی فاطمہ کو امام حسین کے کربلا میں قتل کئے جانے کی خبر دی۔ تو وہ بہت غمگین ہوئیں۔ آپنے فرمایا کہ اے فاطمہ کیا تم راضی نہیں ہو یہہ کہ شہادت حسین کی عوض میں تاج شفاعت امت عاصی کا خدا تمہارے باپ کے سر پر رکھے۔ اور تمہارا شوہر اپنے دوستوں کو آب کوثر پلا دے اور دُشمنوں کو دور کرے۔ اور ملایکہ تمہارے منتظر حکم کھڑے ہیں ؟ ؛ اسیطرح جب حضرت نے بہت سے کلمے فرمائے تو اُنہوں نے عرض کی کہ اے بابا جو یہہ ثواب ہے۔ اور ہمارے دوست بروز قیامت یوں بچیں گے۔ تو میں راضی ہوں“ ؛ اب خواہ ایسی پیشینگوئی حضرت سے ہوئی یا نہیں۔ اس سے کچھ بحث نہیں۔ لیکن صرف یہہ معلوم کرانا منظور ہے کہ شفاعت گنہگاران کے لئے محمدیوں میں بھی کفارہ کی ضرورت کا خیال پایا جاتا ہے ؛ اکثر قوموں میں آدمیوں کو قربانی چڑھانیکی بنا ضرور کچھ معنی تو رکھتی ہے۔ مگر غلطی صرف یہہ واقع ہوئی ہے۔ کہ لوگوں نے اس بات کے اصل مطلب کو نہ سمجھا کہ آدمی کی قربانی بجبوری۔ یا کسی محض انسان کا تمام بنی آدم کے لئے قربان ہونا۔ موجب نجات گنہگار اور خوشنودی خداوند تعالیٰ ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اور یہہ کہ قربان ہونیوالا شخص پاک اور معصوم۔ گنہگاروں سے جدا۔ اور آسمانوں

بلند ہو۔ اور کل انبیار اُسکی شہادت و قربانی پر گواہ و شاہد ہوں۔،، پھر یہہ بھی ضرور ہو کہ وہ بنی آدم کا عوضی ہمیشہ کے لئے قبر کے پھاٹک میں بند۔ اور موت کے قبضہ میں گرفتار نہ رہے۔ بلکہ جب اپنی جان کفارہ میں گذران چکے تو اپنی عظمت و اختیارِ شفاعت کا ثبوت اپنے پھر زندہ ہو جانے سے بخوبی دیکے،، اب یہہ سب شفیع و ذبیح کے لئے ضروری باتیں بجز خداوند یسوع مسیح کے اور کسی میں نہیں پائی جاتیں،، بس صرف مسیح کا لہو۔ جنے بے عیب ہو کے ابدی روح کے وسیلے آپ کو خدا کے حضور قربانی گذرانا۔ ہمارے دلوں کو مردہ کاموں سے پاک کرسکتا ہو۔ تاکہ ہم زندہ خدا کی عبادت کریں۔ اور مُردوں پر اپنی نجات کا کچھ بھروسہ نہ رکھیں +

ہم سمجھتے تھے کہ زمانہ کی علمی ترقّی کے ساتھ محمدیوں کے مذہبی خیالات بھی پچیس تیس سال پہلے کی بہ نسبت کسی قدر روشن ہو گئے ہونگے۔ لیکن وقت بوقت انکے رسالوں اور اخباروں میں ایسی باتیں پڑھنے میں آتی ہیں۔ کہ بانسبہ وہی ڈھاک کے تین پتّے والی مثل یاد آجاتی ہو،، دین مسیحی کے مخالفوں کا شروع سے یہہ طریقہ چلا آیا ہو کہ اُنھوں نے مسیحیوں کی کتب مقدّسہ کو خواہ غیر الہامی۔ یا جعلی۔ یا محرف کچھ ہی سمجھا ہو۔ مگر اُنہیں کتابوں کے حوالوں سے مسیح اور مسیحیت پر اکثر حملے کئے اور معترض ہوئے ہیں۔ اور اُن کے مطالب سمجھنے میں سخت غلطی میں مبتلا ہوئے ہیں،، اگرچہ مسیحیوں نے بار بار اُنکے حملوں اور اعتراضوں کو دفع کرنے اور اُنکے صحیح اور درست مطلب و معنی اُنہیں بذریعہ تحریر و تقریر بتلانے میں حتی الامکان کوشش کی لیکن وے ہرگز نہیں سمجھتے۔ اور اُنہیں کُند اور زنگ آلودہ ہتھیاروں اور بھونڈے اعتراضوں کو بار بار پیش کرتے رہتے ہیں،، انجمن حمایت اسلام لاہور کا ماہواری رسالہ بابت ماہ ذی الحج اسوقت ہماری میز پر رکھا ہو۔ جس میں ایک شخص نے رسالہ نبی معصوم پر کچھ خامہ فرسائی شروع کی ہو۔ اور ابتدائی آٹھ صفحوں میں کتاب تقدیس الانبیا مصنفہ میاں الدین لودیانوی کے مضمون لاطائل کو چھاپ کر اطلاع دیگئی ہو۔ کہ آیندہ رسالوں میں یہہ کتاب متواتر چھپتی رہیگی،، ہماری رائے میں اسلامی رسالے جو ایسے اشخاص کی تحریریں شایع کرنے میں اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ اہل علم و دانش کی نظر میں اپنے کو دین مسیحی سے محض ناواقف اور فضول گو ظاہر و ثابت کرتے ہیں،، چنانچہ راقم مذکور نے فصل اول میں لکھا ہو۔ کہ ،، یہہ عقیدہ آپکو مبارک رہے جو انبیا علیہ السلام کو چور اور ڈاکو تصور کرتے ہیں،، اور اُنکے ثبوت میں یوحنّا ۱۰ باب آیت ۸ کا حوالہ دیا ہو۔ جس سے اُسکی لاعلمی معنی انجیل سے ظاہر ہو،، کون دانا آدمی اس بات کو تسلیم کریگا کہ خداوند مسیح نے ایسے الفاظ انبیار سابقین کی نسبت فرمائے ہوں۔ توبہ توبہ۔ بلکہ اُس آیت کا مطلب یہہ ہو۔ کہ خداوند نے فرمایا کہ وہ سب جو اپنی مرضی سے مجھ سے آگے ہونیکے مدعی ہوئے اور مجھے پیچھے ڈالا۔ آپ دروازہ بننے کے مدعی ہوئے کہ گویا وہ خود آسمان کی راہ ہیں پس الفاظ (مجھ سے آگے آئے) کے معنی یہہ ہیں کہ وہ مجھ سے آگے آکے مقدم بنے۔ اور دروازے سے داخل نہ ہوئے وہ چور اور بٹمار ہیں۔ نہ یہہ کہ جتنے خدا کے سچے انبیار و رُسل مجھ سے آگے آئے نعوذ باللہ وہ سب چور اور بٹمار ہیں یہہ تو محمدیوں کی خوش فہمی ہو۔ اسی برتے پر تقدیس الانبیا لکھنے کا حوصلہ کیا ہو؟ کیا انوکھی سمجھ اور واقفیت ہو +

الہام کی آجکل لوگوں نے بڑی مٹی خراب کرکھی ہو۔ ایک کہتا ہو کہ مجھکو الہام ہوا ہو کہ فلاں عورت خواہ باکرہ یا بیوہ ہو کر تیرے عقد نکاح میں ضرور آویگی،، دوسرا کہتا ہو کہ مجھکو الہام ہوا ہو کہ تو خودکشی کر اور داخل جہنم ہو۔ تیسرا لکھتا ہو کہ زید کو الہام ہوا ہو تو وہ اُسکے لئے الہام ہو گا۔ عمر کے لئے وہ ایک سُنی سُنائی بات ٹھہریگا،، افسوس کہ لوگ الہام کی یوں بیعزتی کرتے۔ اور خدا پرستی کے مدعی بنتے ہیں +

اخبار مہذب لکھنو میں نواب محسن الملک کے لکچر بنی اسرائیل کی تاریخ پر یہہ فٹ نوٹ لکھا ہو۔ کہ ،، ابرہیم کس بیٹے کی قربانی کرنے تھے۔ اس بارہ میں مسلمان اور مسیحی مخالف ہیں مسیحی کہتے ہیں کہ اسحاق کی قربانی کرتے تھے۔ جیسا کہ تورات میں موجود ہو۔ مگر مسلمان کہتے ہیں کہ نہیں اسمٰعیل کی قربانی ہوئی تھی،، بادی الرائے میں مسلمانوں کا دعویٰ قوی ہو۔ اسلئے کہ پہلی اولاد اسمٰعیل ہی ہیں۔ ابراہیم کی نذر اولاد اکبر ہی کی قربانی سے پوری ہو سکتی تھی۔ اور در اصل سچی آزمایش جو خدا کو منظور تھی وہ اولاد اکبر ہی کی قربانی کو ترجیح دیتی ہو،، لکچرار صاحب شکر ہو کہ یہہ تو اقرار کرتے ہیں۔ کہ اسحاق کی قربانی کرنا تورات میں موجود ہو،، تورات یہودیوں اور مسیحیوں دونوں قوموں کے ہاتھ میں موجود ہو۔ اب ان دو قدیم گواہوں کے برخلاف ہزاروں سیکڑوں برس بعد مسلمان بلادلیل کھڑے ہو کر اُنہیں جھٹلاتے۔ اور اسمٰعیل کی قربانی کو صحیح ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ اس بات میں خود محمدی علمائے متقدمین میں بھی اختلاف رائے رہا ہو لکچرار صاحب کی بادی الرائے انوکھی ہو جس سے وہ مسلمانوں کے دعویٰ کو بخیال اسمٰعیل کے اولاد اکبر ہونیکے قوی ٹھہراتے ہیں۔ مگر تورات کے بیان کو ضعیف ٹھہرانے کی کچھ وجہہ نہیں بتلاتے۔ لکچرار صاحب نے تورات میں شاید یہہ نہیں پڑھا کہ ،،بڑا چھوٹے کی خدمت کریگا،، اسمٰعیل جسم کے طور پر ابراہیم کی اولاد ہو مگر اسحاق وعدہ کا فرزند ہو۔ تورات میں صاف لکھا ہو

کہ جب خدا نے ابراہیم سے فرمایا کہ تیری جورو سارا تیرے لئے ایک بیٹا جنیگی اور میں اسکو برکت بخشونگا تو اُسنے کہا۔ کاش اسمٰعیل ہی تیرے حضور جیتا رہے۔ تو مکرر حکم ہوا کہ بیشک تیری جورو سارا تیرے لئے ایک بیٹا جنیگی تو اسکا نام اسحاق رکھنا۔ اور میں اُس سے اور بعد اس کے اُسکی اولاد سے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہو قایم کرونگا تیری نسل تو اسحاق سے کہلاویگی ،، اب فرمائیے کس کا دعویٰ قوی ہو؟ لیکن اگر تعصب و طرفداری حق کا اقرار کرنے میں مانع ہو تو اسکا کچھ علاج نہیں ہو ،، آگے چل کر لکچرار صاحب تورات کے مطابق لیکن قران کے مخالف بیان کرتے ہیں کہ ”فرعون بادشاہ کی بیٹی جو نہانے کو دریا پر گئی تھی اُسنے موسیٰ کو پانی سے نکالا۔ اور اُسکی ماں کو انّاگری پر نوکر رکھکے اُسکی پرورش کرائی اور جب وہ لڑکا بڑا ہوا تو شہزادی نے اُسکو تمام علوم و فنون کی تعلیم دلائی“ بجز ان دو واقعات کے جنمیں ایک تورات کے مخالف اور دوسرا قران کے مخالف ہو اور سارا بیان بنی اسرائیل کا سراسر توریت کے مطابق ہو ٭

جے سایم اسکوائر ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن پنجاب کیطرف سے ایک سرکیولر تمام ڈپٹی کمشنروں۔ سکول انسپکٹروں اور امدادی سکولوں کے منیجروں کے نام شایع ہوا ہو جسمیں اُن اُمیدواران امتحان مڈل و انٹرنس کے نام بغرض تشہیر بنظر سزا دہی لکھے گئے ہیں جنہوں نے گذشتہ امتحان میں ناجایز وسیلوں کا استعمال کرنیکی کوشش کی۔ اور بدیں وجہ نہ صرف امتحان میں پاس ہونے کے ناقابل ٹھہرے۔ لیکن آیندہ دو سال تک یونیورسٹی میں امتحان دینے کے لئے حاضر ہونے سے محروم کئے گئے ہیں ،، طلبائے مڈل و انٹرنس اس سے عبرت حاصل کریں ٭

اُمیدواران مذکور کے نام یہہ ہیں:۔

دیبی دیال ولد شیو دیال۔ مڈل۔	پرائیوٹ طالبعلم ضلع بلند شہر۔
لکھمی چند سوری ولد لدھا رام۔ انٹرنس۔	امریکن پرسبٹیرین مشن ہائی سکول راولپنڈی۔

چوتھا باب

مسیح کا جی اٹھنا اور وہ کس بات پر دلالت کرتا ہو

کہتے ہیں کہ خلاق دوست لیپو نے ایک دفعہ ٹالیرنڈ کے آگے اپنی کوشش میں ناکامی و مایوسی کا اظہار کیا۔ کہ ”میں ایک بہتر قسم کی مسیحیت کو رواج دینا چاہتا تھا جو خیر خواہ اور معقول مذہب اور اس زمانہ کی حاجتوں اور ضرورتوں کے موافق ہو۔ لیکن میرے ایجاد نے کوئی راہ نہ پائی۔ آپ مجھے صلاح دیجئے کہ کیا کرنا مناسب ہو؟“ ٹالیرنڈ نے باخلاق اُسکے ساتھ ہمدردی کی اور کہا۔ کہ ”نئے مذہب کو جاری کرنا مشکل کام۔ بلکہ ایسا مشکل ہو کہ میرے خیال میں نہیں آسکتا اور نہیں جانتا کہ کیا صلاح دوں۔ تاہم ایک تجویز ہو جو آزمانیکے لایق ہو کہ ”تم مصلوب ہو اور پھر تیسرے دن جی اٹھو“ ٭

یہہ لطیف بیان بجو ایک بھاری دو دھاری صداقت رکھتا ہو۔ جسمیں محض انسان کے مصنوعی مذہب کے نقص و ناکامی کا اظہار ہو ،، وے مذاہب اس لئے اکثر ناکامیاب رہتے ہیں۔ کہ اُنمیں ہمارے خداوند کے جی اُٹھنے کی مانند معجزات کی الٰہی اسناد نہیں ہیں۔ اور نہ انمیں وہ روحانی طاقت ہو جو ایسی فوق الخلقت حقیقت میں پائی جاتی ہو ،، لیکن یہہ بیان مسیحیت کی کامیابی کے اظہار پر بھی مشتمل ہو ،، وہ ہمارے خداوند کی جی اُٹھنے کی طاقت پر منحصر ہو ،، ہم بعض اوقات ایسے لوگوں سے ملتے ہیں جو مسیحی ہونیکا دعویٰ کرتے۔ تاہم کہتے ہیں کہ مسیحیت کی صداقت مسیح کے جی اُٹھنے کی حقیقت پر چنداں منحصر نہیں ہو۔ لیکن سٹراس بحالت اپنی معمولی عمدی مخالفت کے بخوبی سمجھتا اور کہتا ہو کہ ”مسیح کا جی اٹھنا مرکز کا مرکز اور مسیحیت کا حقیقی دل ہو۔ اور یہ مشکل شک ہو سکتا ہو کہ مسیحیت کی سچائی اس ہی حقیقت کے ساتھ قایم رہتی یا گر پڑتی ہو“ ٭

عہد جدید سے صاف ظاہر ہو کہ رسولوں نے مسیح کے جی اُٹھنے کو ایک نہایت بڑی قدرت و ضرورت کی بات ٹھہرایا ،، اُنکی رائے میں اُسکی الٰہی رسالت اور کفارہ آمیز کام کی نسبت یہہ ایک سب سے بڑھکر دلیل تھی ،، اگر وہ جی نہ اٹھتا تو اُسکی رسالت ایک دھوکھا۔ اور اُسکی تعلیم بھی کچھ کم مغالطہ نہ تھی۔ اور اُسکی موت اگر فریبی کی موت نہ تھی۔ تو ایک سادہ لوح فریب خوردہ شخص کی موت تھی ،، لیکن اگر وہ جی اٹھا تو وہ خدا سے ٹھہرایا ہوا مسیحا۔ اور اُسکی تعلیم خدا کی ابدی صداقت۔ اور اُسکی موت جہان کے گناہوں کے لئے ایک کفارہ تھی ،، اس لئے رسولوں کو ضرور ہوا کہ قیامتِ مسیح کو اپنی خدمت کا ایک ضروری حصہ جانکے اُسکے لئے ذاتی شہادت دیں ،، اسواسطے ہم اُنکو اُنکے ابتدائی وعظوں میں جیسا کہ اعمال الرسل میں مرقوم ہیں۔ اس عظیم صداقت کو ہمیشہ اعلیٰ مرتبہ دیتے ہوئے پاتے ہیں ،، اور اسلئے ہم اسکو نہ صرف ایک پیش کردہ ماجرا۔ بلکہ تمام عہد جدید کی خاص کتابوں میں ایک حقیقت بلا حجت پاتے ہیں ،، اور یہہ اسی لئے ہو کہ پولوس بہت صفائی سے کہتا ہو۔ کہ ”اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو ہمارا ایمان بیفایدہ ہو۔ اور ہم ابتک اپنے گناہوں میں گرفتار ہیں“ ۱ قرنتیوں ۱۵ باب آیت ۱۷ ،، فی الحقیقت ہم کہہ سکتے ہیں کہ مسیح کا جی اُٹھنا مسیحی شہادتوں

کی محراب کا ڈاٹ ہے۔ اگر یہہ ہٹایا جائے یا شکستہ ہو جائے تو محراب منہدم ہو جائے۔ اگر یہہ قایم رہے تو محراب محفوظ اور مضبوط اور پُرگناہ و زیر بار دُنیا کا بوجھ اپنے اُوپر اُٹھانے کے قابل ہے*

قیامت مسیح کی حقیقت قایم کرنے کے مقصد میں ابتداءً یہہ ضروری امر ہے کہ ہم بصفائی دیکھیں۔ کہ ثبوت کی وہ کونسی قسم ہے کہ جسکے منتظر ہونیکا ہم استحقاق رکھتے ہیں۔ وہ زمانِ ماضی کا ایک واقعہ ہے۔ اور ایک تواریخی ماجرا۔ جس سے یہہ بات فوراً ٹھہرتی ہے۔ کہ ثبوت خصوصاً تواریخی ہونا ضرور ہے۔ ہم مہندسانہ دلیل کے منتظر نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ مہندسانہ صداقت نہیں ہے۔ ہم اپنے حواس کی دلیل کا انتظار نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ حال کا نہیں بلکہ ایک گذشتہ زمانہ کا ماجرا ہے۔ ہم باطنی دانش کی دلیل کی انتظاری نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ ضروری اور بدیہہ صداقت میں محدود ہے۔ وہ زمانِ ماضی کے متعلق ایک تواریخی ماجرا ہے۔ لہذا اس مقدمہ کی خاصیت ہی سے ہمیں خاصکر تواریخی دلیل پر رضامند و قانع ہونا ضرور ہے*

اس شہادت پر غور کرنے میں ابتداءً یہہ خیال کرنا بہتر ہوگا۔ کہ مسیح کی ذات۔ خاصیت۔ اور اُسکی قیامت کے درمیان ایک صاف موافقت اور مطابقت ہے۔ وہ مجسم کلام یعنی خدا جو جسم میں ظاہر ہوا۔ خدا کا قدوس۔ پاک۔ اور بے ضرر۔ بیداغ۔ اور گنہگاروں سے جدا ظاہر و بیان کیا گیا ہے۔ ہماری مسیحی ذاتی عقل فوراً معلوم کرتی ہے۔ کہ اشیا کی خاصیت کے مطابق لازم آتا ہے کہ ایسا شخص سڑن نہ دیکھے۔ ہم اُسکی نسبت بغیر نہایت تنفر معلوم کئے بمشکل خیال کر سکتے ہیں۔ کہ وہ قبر میں معمولی انتشار کا شکار ہو۔ یہہ آدمی کے لئے جسکے جسم میں گناہ کے زہر نے سرایت کی ہے ایک معمولی بات ہے۔ کہ وہ سڑن دیکھے۔ لیکن اُس جسم کا حال جسمیں خدا مجسم ہوا۔ اور جس نے گناہ کی آلودگی کو نہ جانا۔ اَور طرح پر ہے کیونکہ "ممکن نہ تھا کہ وہ موت کے قبضہ میں رہے"۔ علاوہ ازیں یہہ صاف ظاہر ہے کہ اسکا جی اُٹھنا ایک نہایت معقول ضمانت اس امر کی تھا۔ کہ اُسنے اپنے مقرری کام کو پورا کیا تھا۔ اور عہد کی شرطیں پوری کی گئی تھیں۔ اور خدا باپ نے اُسکے کفارہ کو کلیتاً قبول کیا تھا۔ المختصر یہہ امر اُس تعلیم کے ساتھ جو مسیح کی ذات اور اُسکے کام کی نسبت عہد جدید میں ہے۔ کمال مطابقت رکھتا ہے۔ اور اس لئے اس امر میں وہ تمام طاقت جو طبعی مناسبت کی دلیل سے ہو سکتی پائی جاتی ہے* (باقی دارد)

مراسلات

ریورنڈ نارائن شِشی شاودی صاحب ڈی ڈی مرحوم کا مختصر تذکرہ

(سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر ۳۵)

زنا انکی قوم میں عیب نہ تھا گناہ نہ تھا۔ بلکہ ہر مرد کے چار چار پانچ پانچ عورتیں ہوتی تھیں۔ اپنے احباب کے جلسوں میں اس امر مکروہ کا فخر کرتے تھے۔ جو مرد عورتوں کو بے نکاح رکھتا تھا۔ اور جلد چھوڑ دیتا تھا۔ وہ مرد جوانوں کے زمرے میں اکمل سمجھا جاتا تھا۔ معدودی اشخاص نکاح کرتے تھے۔ مگر عموماً سب کے ہاں بے نکاح عورتیں ہوتی تھیں۔ مرد عورتوں کے ساتھ اور عورتیں مردوں کے ساتھ دوام کے لئے وابستہ نہ رہ سکتے تھے۔ ادنیٰ بات پر ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جاتے تھے۔ انکی زندگی گویا جانوروں کی زندگی تھی۔ اب مسیحی مانگ اپنی قوم کی ان بدرسومات سے بہت شرمندہ ہوتے ہیں۔ اور انکی حالت پر افسوس کرتے ہیں۔ مسیحی مانگ ایک عورت پر قناعت کرتے ہیں مرد عورت سے محبت کرتا ہے اور عورت اپنے مرد کو عزت دیتی ہے اور محبت کرتی ہے*

شِشی شاودی صاحب کے مددگار جتنے واعظ ہیں سب مانگوں سے ہیں اور مدرس بھی اسی قوم سے ہیں۔ جالنہ سے بیس میل کے فاصلہ پر جتنے گانوں ہیں سب پر شِشی شاودی صاحب نے قبضہ کر لیا ہے۔ ہر گانوں میں ایک مدرس اور ایک واعظ رہتا ہے۔ یہہ سب ترقی اگر میں غلطی نہیں کرتا تو تخمیناً تیس برس کے عرصہ میں ہوئی*

میں اس مقام پر اُنکے تحمل اور استقلال کا ذکر نہیں کرتا بلکہ اتنا کہونگا۔ کہ ہمارے پیارے مرحوم نے مانگ مسیحیوں کے ہاتھوں سے شروع زمانہ میں بہت سے صدمے سہے ہیں۔ اور بہت سے سخت اور سُست الفاظ سُنے ہیں۔ جیسے شکر پر مکھیاں جلد جمع ہوتی ہیں مانگ مسیحی جمع نہیں ہوئے۔ انکی بری عادتیں اور انکی بُری رسومات طبیعت ثانی بنگئی تھیں۔ ایسی وحشی قوم میں کون روحانی تہذیب پھیلا سکتا ہے؟ وہ جس میں پوری محبت ہے تحمل اور استقلال ہے۔ اس محبت کو اس تحمل اور استقلال اور اُمید کو وہ شخص سمجھ سکتا ہے۔ جو وحشیوں میں انجیل پھیلاتا ہے۔ ایک مسیحی مانگ بے اصل سبب سے آپ کو ناپاک الفاظ بولنے لگا۔ اور وہ اپنی بیوی کے جوش دلانے سے مغلوب الغضب ہو گیا۔ وہ گھونسا یا گال پر طمانچہ مارنے کو غصّے کے جنون

میں نزدیک آگیا۔ آپ اپنی عادت کے مطابق ایزی چیر پر تحمل اور نہایت سنجیدگی سے بیٹھے تھے۔ اور اُف نہ کرتے تھے۔ اور اُنکی بیجا حرکتوں کو شانت وکھیا اور ٹھنڈی آنکھوں سے دیکھتے تھے۔ اسکے لواحق اسے لیکئے اُسنے چند مُدت کے بعد میرے ذریعہ معذرت چاہی٭ میں نے اپنے پیارے مرحوم سے درخواست کی آپنے مسکراکر قبول کرلی۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں یسوع کیواسطے معاف کرتا ہوں۔ یہہ فرماکر مصافحہ کیا٭

شمی شاوری صاحب کے عیال واطفال اندراپور ضلع پونہ میں رہتے ہیں۔ آپ بارش کے چار مہینے اندراپور میں رہتے تھے اور آٹھ مہینے جالنہ میں صرف کرتے تھے۔ دو برس سے آپکی طبیعت ناتواں رہتی تھی جنوری ۱۸۹۱ء میں آپ ڈاکٹر کی رائے سے تبدیل ہوا کے لئے جاپان گئے۔ آپ نے جاپان سے وضیجی صاحب کو لکھا کہ میری طبیعت نہایت اچھی ہوگئی ہو٭ آپ جاپان سے اپنے احباب کی ملاقات کو امریکہ گئے۔ اور امریکہ سے اسکاٹلنڈ میں٭

خاکسار حسام الدین۔ ازبمبئی

میں نے آسمان سے ایک آواز سنی جسنے مجھسے کہا کہ۔ لکھ۔ کہ وہ مُردے جو خداوند میں مرتے ہیں اب سے مبارک ہیں روح کہتا ہو کہ ہاں وہ اپنی محنتوں سے آرام پاتے ہیں

اسمیں شک نہیں کہ خداوند میں ہمارے نہایت بزرگ اور برگزیدہ مقدس بشپ فرینچ صاحب مغفور کی یکایک رحلت تمام ہندوستان کے دیسی عیسائیوں کو خصوصًا ممالک مغربی وشمالی اور پنجاب کے مسیحی گلّوں کو جنکے درمیان وہ چالیس برس تک مشنری اور چوپانی اور صدر چوپانی کے کام بڑی محنت اور محبت اور نہایت امانت اور دیانت کے ساتھ انجام دیتے رہے تھے اُنکی مفارقت کے لحاظ سے تو بڑے غم اور ماتم کا سبب ہوئی ہو۔ لیکن ذیل کے امور پر نظر کرنے سے دل کو صبر اور تسلّی ہو۔ کہ وہ اُنہی بھیڑوں کے اچھے گڈریئے تھے جنھوں نے اپنا کام اچھے طور پر انجام دیا۔ اور اب آسمانی مقدس گلّے میں چوپانوں کے بڑے سردار کے حضور ہمیشہ کے آرام اور خوشی میں داخل ہوئے ہیں۔ جہاں وہ اپنے گلّے کو جسے وہ مدتوں چراتے رہے تھے کبھی بھول نہ جائینگے۔ بلکہ جنکے لئے زمین پر ہوکر خداوند سے ہر روز بلاناغہ دعا کرتے تھے اب اُسکے نزدیک ہوکر ضرور ہمارے لئے منت اور سماجت کرتے رہینگے٭

جناب بشپ صاحب مرحوم کی اچھی چوپانی کے ثبوت اور آیندہ پشت در پشت یادگاری کے لئے یہہ ایک بات ہی کافی ہو کہ آپنے غدر جیسے نازک وقت میں اپنی جان خطرہ میں ڈالی لیکن اپنے گلّہ کو اکیلا چھوڑ کر اپنی حفاظت کی کچھ فکر نہ کی٭ اُنہوں نے گڈریوں کے بڑے سردار کا فرمانا اچھی طرح یاد رکھا کہ اچھا گڈریا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہو۔ پر مزدور اور جو گڈریا نہیں اور بھیڑوں کا مالک نہیں بھیڑیا آتے دیکھکر بھیڑوں کو چھوڑ دیتا ہو٭ (یوحنا ۱۰-۱۱ و ۱۲) اُس خطرناک وقت میں آگرہ اور اُسکے قرب جوار کے تمام حکام اور دوسرے انگلشمین اور یوروپین صاحبوں نے باغیوں کے خطروں سے محفوظ رہنے کی غرض سے وہاں کے مضبوط اور مستحکم قلعہ کے اندر پناہ لی تھی۔ اور چاہا کہ صرف فرینچ صاحب مغفور اُس حصن حصین میں داخل ہوں لیکن دیسی عیسائیوں کو اُسمیں داخل ہونے کی اجازت نہ ہوئی۔ کہ وہ غدر کا وقت دیسی عیسائیوں کے حق میں سب سے زیادہ ہولناک وقت تھا۔ کہ ادھر تو یوروپین لوگوں کو اُنکی طرف سے خیال تھا کہ یہہ نیٹو یعنی باغیوں کے ملکی ہیں۔ اور باغی سب سے زیادہ انہیں کے جہاں دیکھو وہاں خون کے پیاسے تھے۔ کہ ایک تو عیسائی۔ دوسرے اپنے مذہب کی ہدایت کے بموجب اپنی گورنمنٹ اور یوروپین لوگوں کے دل سے خیرخواہ اور نمک حلال تھے۔ اور اسی سبب سے جب باغی دہلی میں داخل ہوئے تو سب سے پہلے اُنہیں وہاں کے دیسی عیسائیوں کی فکر ہوئی اور سب سے اوّل اُنہوں نے شہید ڈاکٹر چمن لال کو قتل کرکے اُن کا سر شہر پناہ کے دروازہ پر لٹکایا اور مرحوم ماسٹر رام چندر صاحب کے قتل کے درپے ہوکر پلٹنیں اور رسالے اور توپخانے لگو رہے۔ اور شہید مرد ولایت علی سوداگر کو بھی سخت بیدردی اور نہایت اذیت کے ساتھ مارا۔ اور اُنکی بیوہ اور یتیم بچوں کے ساتھ بڑی بدسلوکی اور بدعہدی کرکے بیرحمی کی٭ بھلا وہ دونوں تو سرکاری نوکر تھے۔ پرہے بیچارے مصیبت کے مارے تو سوائے اسکے کہ انگلش گورنمنٹ کی رعایا تھے۔ اور کوئی تعلق سرکار سے نہ رکھتے تھے٭ دہلی ہی کی مانند ہر کہیں جہاں یہہ غریب اُس نازک وقت میں تھے ایسی ہی سخت حالت اور مصیبت میں گرفتار تھے٭

غرض جناب فرینچ صاحب مغفور نے قلعہ کے اندر قدم نہ رکھا جبتک سارے اُنکے گلّہ کو اُنکے ساتھ قلعہ کے اندر جگہہ نہ دیگئی٭

۱۸۵۱ء سے جس سال آپ آگرہ میں تشریف لائے اور جناب اسٹورٹ صاحب کے ساتھ جو اسوقت بشپ ہیں سینٹ جانس کالج کی بنیاد ڈالی چالیس برس تک جبتک اس ملک میں رہے نہ صرف عیسائیوں کی نظروں میں ہر دلعزیز اور خداوند میں نہایت بزرگ اور مقبول مقدس تھے بلکہ غیر قوموں میں بھی آپ بڑے عالم فاضل اور سچے مسیحی سمجھے جاتے تھے۔ ایام طالبعلمی آگرہ گورنمنٹ کالج میں

اگرچہ بندہ اور بندہ کے کالج فیلو اُس وقت تعصب مذہبی کے باعث آپ کے عیسائی اور پادری اور مشن کالج کے پرنسپل ہونے کو ناپسند کرتے تھے تو بھی آپ کا فاضل اجل اور اخلاقِ مجسم اور سچا دیندار ہونا ہم سب کے دلوں میں نقش فی الحجر تھا۔ جب جب آپ ہمارے کالج کے سامنے ٹھنڈی سڑک سے گذرتے تھے ہر شخص یہہ لفظ زبان پر لاتا تھا کہ انکو تو انجیل چڑھ گئی ہے۔ اگرچہ یہہ موزون الفاظ نہیں ہیں۔ تو بھی آپ کی ذاتی خاصیت ظاہر کرتے ہیں۔

اُس زمانہ میں افسوس ہے کہ اگرچہ بندہ مشن اور مشنریوں سے ازحد نفرت اور کراہت رکھتا تھا۔ اور اسلئے نہ اُنسے ملتا نہ اُنکی کوئی بات سُنتا نہ اُنکے پاس کھڑا رہتا تھا۔ ایک دن شام کے وقت محلہ مدرسہ کی ایک پرانی مسجد میں مغرب کی نماز پڑھکر جیسے ہی نیچے اترا آپکو وہیں مشن سکول کے باہر وعظ کرتے دیکھکر ذرا کھڑا ہوگیا اور تھوڑی دیر سُنتا رہا۔ آپ کے کلام سے اتنی بات میرے دل پر نقش ہوگئی کہ وہ دین سچی کو سچ مچ حق مانتے ہیں اور یہہ بات بھی آپ کے دل میں فی الحقیقت گڑی ہوئی ہے کہ آپ فی الواقع اور فی الحقیقت خدا کی طرف سے اس وعظ اور نصیحت کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

اگرچہ آپ بڑی جفاکشی اور امانت و دیانت کے ساتھ خداوند کی خدمت بجالاتے تھے۔ تو بھی جبوقت بشپ کے کام سے سبکدوش ہونے اور ولایت جانے پر تھے تو میری ایک چٹھی کے جواب میں لکھا کہ میں شرمندہ ہوں کہ میں نے خداوند کی خدمت جیسی چاہئے تھی انجام نہیں دی۔

ہنوز میں جناب بشپ فرنچ صاحب کی رحلت کی بابت لکھ نہیں چکا تھا۔ کہ ناگاہ دوسرا بزرگ جناب پادری جان نیوٹن صاحب ایک نامی گرامی مشنری صاحب کی وفات کی خبر پائی۔ اگرچہ بندہ کو اتفاق زیارت صاحب مغفور کا نہیں ہوا۔ لیکن آپکی فضیلت اور دینی و دنیاوی علوم کی جامعیت اور مدت مدید تک لودیانہ اور لاہور میں مشنری عمدہ عمدہ کام کی انجام دہی پنجاب کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ مگر آپکے تین صاحبزادوں کی خدمت میں بندہ کو شرف نیاز حاصل ہے۔ اگرچہ ایسے ایسے بزرگوں کا اُٹھ جانا عیسائیوں کو بڑے رنج والم کا سبب ہوا ہے۔ تو بھی خدا کے فضل سے وہ عمر طبعی کے قریب پہنچے اور اپنے جانشین ایسے بزرگ اولاد احفاد اور شاگرد چھوڑ گئے ہیں جو خداوند کے فضل سے اُن ساری عمارتوں کو بلند عالیشان کرنیوالے ہیں جنکی مضبوط بنیادیں آپ رکھ گئے ہیں۔ یقین ہے کہ وہ خصوصاً مسیحیوں کی اولاد کی تعلیم اور تربیت کی طرف نہایت توجہ فرمائینگے جو آنخداوند کی بزرگی اور جلال کو ظاہر کریں اور غیر قوموں میں مشنری کام کرنیکی بنیاد ہوں۔ آمین

رقیمہ صفدر علی۔ از بھنڈارہ

تین اور بزرگوں کا انتقال

ہنوز اُن دو ولایتی نامی گرامی بزرگوں کی رحلت کی بابت مضمون روانہ نہیں کر چکا تھا۔ کہ تین اپنے ہندوستانی نامور بزرگوں کے انتقال کی خبر ایک دوسرے کے بعد مجھے ملی۔ انمیں سے ایک جناب پادری نارائن شیشادری صاحب اندا پور اور اورنگ آباد والے ہیں جو جاپان سے اسکاٹلنڈ پہنچکر سفر آخرت کر گئے۔ اور دوسرے جناب پادری ہرمزجی صاحب پونا والے جو غالباً اُسی مقام سے راہی ملک بقا ہوئے۔ تیسرے جناب پادری گولکناتھ صاحب ہیں جنہوں نے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اپنے قیامگاہ جالندھر سے ملک آخرت کو کوچ کیا۔ تینوں صاحب بڑے اولوالعزم اور مشہور و معروف پادری صاحب تھے۔ جنہوں نے مدتوں اس منصب پر رہ کر اور بڑی بڑی خدمتیں بجالاکر بڑا نام حاصل کیا۔ انکی سوانح عمری تو انکے احباب لکھینگے جو اُنکے حالات سے کماہی آگاہی رکھتے ہیں۔ لیکن بندہ تو صرف اسیقدر لکھنا چاہتا ہے۔ کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ حال ہی حال ہمارا ملک اتنے چیدہ چیدہ بزرگوں سے خالی ہوگیا ہے۔ لیکن اُسکے ساتھ ہی یہہ بات دل کو بڑی تسلی دیتی ہے کہ میری مرضی نہیں۔ تیری مرضی ہو۔ جب خداوند ہی کی مرضی سے یہہ سب کچھ ہوا ہے تو ملک اور کلیسیا کی بہتری اسی میں تھی جو ظہور میں آیا ہے۔

اب اے جوانو اور نوجوانو! جاگو اور جھٹ پٹ کمر مضبوط باندھو۔ خوب سوچو اور سمجھو کہ یے تھوڑے سے بوڑھے جو اِدھر اُدھر دکھائی دیتے ہیں۔ کوئی دن کے مہمان ہیں۔ آج مرے کل دوسرا دن۔ چراغ سحری ہیں۔ حباب ہیں بلکہ آفتاب سر کوہ ہیں۔ خوب سمجھو کہ یہہ ملک اور یہاں کی کلیسیا اب تمہیں سونپی جاتی ہے۔ جبتک یہ بوڑھے گھر میں رہتے ہیں اور اُنکے ہاتھ پاؤں چلتے رہتے ہیں۔ تو دنیا کا دستور ہے کہ جوان اور نوجوان بیفکر رہتے ہیں لیکن جب اُنکی چلا چلی کا وقت نزدیک دکھائی دیتا ہے تو یہہ گھر بار سنبھال لیتے ہیں۔ سو اے جوانمردو اور سچے بہادرو! اب یے بوڑھے تو پا برکاب ہیں۔ اب میدان جنگ میں کار نمایاں دکھانا صرف تمہارا کام ہے ملکی دینی اور دنیاوی بہتری میں بھی بدل و جان کوشش کرو۔ لیکن سب سے زیادہ اور سب سے اوّل اپنی اولاد اور احفاد کی دینی اور دنیاوی تعلیم اور تربیت میں اپنے سارے دل اور قوت اور دولت سے کوشش کرو آنخداوند سے منت اور سماجت کرتے ہوئے۔ اور اُسکے فضل پر بھروسا رکھتے ہوئے قومی بہتری میں بڑے زور سے محنت کرو۔ اچھے اچھے دیندار خدا کے فرمانبردار

تعلیم اور لایق لوگ پیدا کر دکر اس اچھے کام کے تہیں فیرو ۱۶ ہوئی ایک طریقہ ہر شخص کی ذاتی اور قومی دونوں جہان کی بہبود اور سعادت حاصل کرنے کا ہی - بلکہ اگر غور کرو تو اچھی طرح ثابت ہوگا کہ جبتک قومی ترقی اور بہبود نہ ہو تبتک ذاتی بہتری حاصل ہونا دشوار بلکہ محال ہی - اسلئے ہر فرد بشر پر قومی بہبود میں کوشش کرنا فرض واجب الادا ہی جسکے بغیر اپنی یا اپنے خاندان کی بہتری کی اُمید رکھنا خیال خام ہی ❊

احقر صفدر علی از بھنڈارہ

واقعات و طرائف

---

۲۰ - اگست کے پرچہ میں ایک راوت کا ذکر کیا گیا تھا جسکو نصیر آباد (راجپوتانہ) کے پادری اے پی سی جیمس صاحب نے بپتسما دیا ۔ یہہ نو مرید جوان اپنا نسب نامہ پرتھی راج چوہان راجپوت سے بتلاتا ہی موضع کرشل پورہ علاقہ مگرہ میرواڑہ میں جہاں مشن کی طرف سے ایک مکان بنا ہوا ہی جسمیں چند سال سے ایک تبلیغی سکول قایم ہی - اس جوان نے پہلے پنڈت سے چند سائی سے تعلیم پائی - اور بعد ازاں پنڈت دیوکرن موضع مذکور میں پڑھانے لگے - اُنکے پاس جو طالب علم ناگری ہندی کی تعلیم پاتے تھے چھ سات انمیں ایسے تھے جنکے دل پر کلام پاک کی تاثیر ہوئی - اور یہہ نوجوان راوت اول نمبر تھا جسکے دل میں دفعتاً یہہ خیال گذرا کہ عمر غفلت میں گذری جاتی ہی پس بپتسما لینے کا مصمم ارادہ کرکے نصیر آباد پہنچا لیکن چونکہ پادری جیمس صاحب وہاں تین بچوں کو بپتسما دیکر اسکولوں وغیرہ ضروری کام کا ملاحظہ فرماکے نصیر آباد کو واپس چلے گئے تھے تا وگندہ مشن کے مہتمم نے بھائی دیوکرن کے ہمراہ نصیر آباد کو بھیجدیا جہاں اُسنے خداوند مسیح کے ایمان کے ثبوت میں لوگوں کے روبرو علانیہ اقرار کیا اور گواہی دی اور بپتسما پایا ❊

آریہ گزٹ فیروزپور بحوالہ سیول اینڈ ملٹری گزٹ لکھتا ہی کہ مونگھیر میں ایک برہمن کے لڑکے کو کسی مولوی نے بہکا کر مسلمان کر لیا تھا - اسپر برہمن جوش و خروش میں آئے اور اُنہوں نے لڑکے کو اپنے دھرم میں واپس آنیکے لئے ترغیب دی - بڑے بڑے پنڈت بنارس سے بلائے - اور اُسکی شدھی ہوئی - اب وہ لڑکا پھر برہمن ہوگیا - دلّی میں اس قسم کی یہہ پہلی نظیر ہی ۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہی کہ ہوا کسطرف کی ہی - برہمن لوگ خواہ کتنا ہی آریہ سماج اور اسکے بانی کو برا کیوں نہ کہیں مگر دراصل ہمارے اصول کو گرہن کئے بغیر انکا نرباہ نہیں " ۔ دارس اصول پر کار بند ہونیکے لئے سچی تعلیم کے اثر نے آریہ سماج اور اُسکے بانی کو محرک کر دیا اسلئے برہمن انکو برا کہتے ہیں کیونکہ ہندوؤں میں یہہ اصول معدوم ہوگیا تھا اور نہایت مذموم سمجھا جاتا تھا ۔ لطف جب ہوگا کہ اجمیر آریہ سماج کی تقلید پر برہمن لوگ پیدایشی مسلمانوں کو اپنی قوم میں شامل کرنے لگینگے - رفتہ رفتہ سب ہو جائیگا) آگے چل کے ہمعصر آریہ گزٹ لکھتا ہی کہ " پچھلے دنوں میں جب وزیرہ اسمٰعیل خان میں ایک ہندو کو آریہ سماج نے شدھ کیا تھا تو اخبار عام کی گرمی کا پارہ ایسا چڑھا کہ وہ جامہ سے باہر ہوگیا اور من مانے زہر اُگلے اب دیکھئے وہ اپنے دہلی کے بھائی برادری کو کیا کہتے ہیں ۔ دیکھئے کیا ہی زمانہ کی رفتار کے ساتھ قدم بقدم بمجبوری چلنا پڑیگا) ❊

روس میں یہودیوں پر اسقدر ظلم ہو رہا ہی کہ جسکی نظیر بقول ہیپلا اخبار دنیا میں شاذ و نادر ہی ملیگی ۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہی - کہ ایک سو گھروں کے موضع میں روسی افسروں نے آگ لگا دی - جو وہ یہودی جل مرے اور بیس مجروح ہوئے - یہودیوں نے جوش میں آکر سپاہیوں پر حملہ کیا - او بوجہ یکہ یہودیوں کی تعداد زیادہ تھی دو تین سپاہی مارے گئے اس اثنا میں چند افسر پولیس آگئے - اُنہوں نے بہت سے یہودیوں کو گرفتار کیا - اب یہہ سب سیبریا کو بھیجے جائینگے - اور یہیں تک بس نہیں ہی بلکہ ایک پناہ گزین یہودی بیان کرتا ہی کہ ہر ایک روسی جو کسی یہودی کی جائداد پر قبضہ کرنا چاہتا ہو دسواں حصہ قیمت کا ایجنٹ گورنمنٹ کو دے تو اسکو اجازت ملتی ہی - کہ یہودی کو گھر سے نکالدے ۔ روزمرہ کی بات ہی کہ یہودی جلائے جاتے ہیں - بعض اضلاع میں یہودی کے قتل کرنے پر روسی کو بیس روبل جرمانہ ہوتا ہی اور بعض مرتبہ جرمانہ بھی نہیں ہوتا ❊

مہذب لکھنؤ مسلمانوں کی غفلت پر سخت افسوس کرتا ہی کہ آریہ سماج بریلی کے یتیم خانہ کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ اسکے یتیموں میں بعض مسلمان بچے بھی تھے قومی تعلیم کے لئے منشی نظیر علی صاحب مہتمم جنگلات بھوپال بہت کچھ چیخ چکے - لیکن دیکھنے والوں کو ثابت ہوگیا کہ جیسے وہ کوشش کرنیوالے تھے ویسا ہی لوگوں کی غفلتوں کی بدولت زمانہ انکا تھکانیوالا تھا - آخر وہ تھک کر بیٹھ رہے - اور آج اسلام کے بچے دوسروں کی گود میں ہیں ❊

اخبار عام ناقل ہی کہ " نیشنل کانگریس کے مُردہ جسم میں جان ڈالنے کے لئے اسکے حامی قسم قسم کے منتر پڑھ رہے ہیں - لوگوں کو مختلف طریقوں سے اُبھارتے ہیں - مگر پنجابی ہیں کہ خبر ہی نہیں ہوتے - ہر چند کہا جاتا ہی کہ دیکھو وہی بات ہوگی کہ فلاں کی ماں نے خصم کیا - بُرا کیا - چھوڑ دیا - بہت ہی بُرا کیا ۔ پنجاب میں ہمارے نزدیک اب کوئی کانگریس کا نام بھی نہیں لیگا ۔ اُسنے ملک کو فائدہ ہی کیا کیا ہی " دنگلیوں نے کانگریس

کی دھوم مچاکر خود اپنے گلے میں پھانسی ڈالی - اور دلہن کو بھی پھنسانا تو بہت چاہا - لیکن لوگ ہوشیار ہو گئے ؛

پٹیالہ اخبار لکھتا ہے کہ جہلات اور مصائب ہنود کے قاعدہ شادی سے اب لوگ عاجز ہوتے جاتے ہیں بعض کے اخبار نے لکھا ہے کہ ہندو شادی کا ایک عجیب عقیدہ ہے کہ جو دن شادی کا مقرر ہو اگر کسی وجہ سے دولہا اس روز نہ پہنچا تو کسی اور سے شادی کر دینگے ؛

کلکتہ میں ہال برٹرم ایک ابرٹس فرانسیسی جہاز نے جو یہاں بندرگاہ میں موجود تھا تمنچہ سے سر میں گولی مار کر خودکشی کی ؛ متوفی ایک نیک شعار لڑکا تھا اور فرانسیسی کانسل کا دوست تھا ؛ دو منٹ قبل از واقعہ کے یہ جہازی ملازموں سے باتیں کرتا تھا اور بظاہر خوش و خرم تھا - یہ جہاز کے نیچے گیا - کمرہ بند کیا - اور بائیں کنپٹی میں گولی ماری ؛ ایک چٹھی میز پر پائی گئی جسمیں کپتان کو ہدایت تھی کہ میرا قرضہ ادا کر دینا میں اپنی جان دونگا ؛ خودکشی کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوئی ؛

کانپور گزٹ لکھتا ہے کہ دار السلطنت کلکتہ میں ہم کوگس کے فساد کا حال سنکر نہایت ہی افسوس و غم ہوا زیادہ تر رنج و ملال کا باعث یہ ہے کہ اسمیں ہندوؤں کے لئے خراب الفاظ استعمال کئے گئے ہیں اور اہل اسلام کے لئے "بیچارے" یہہ صاف ظاہر ہے کہ تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے نہ کہ صرف ایک ہاتھ سے ؛ خیال کرنیکی بات ہے کہ دونوں ہی فرقوں میں کم فہم و بدمعاش آدمی ہوتے ہیں اور جھگڑے دونوں طرف سے پیدا ہوتے ہیں - پولیس کی اسمیں ضرور عنایت ہے ؛ اور کسی ایک فرقہ کا قصور نہیں ہو سکتا یہہ خام خیالی ہے ؛ "دھوبی گھاٹ نہ تیلی گھاٹ ؛ ایک کا سو گرا ایک کی لاش" سچ ہے ؛

کانپور ۱۶ - اگست ۱۸۹۱ء کو عشرہ محرم امن امان کے ساتھ ہوا - رات سے پانی ۱۱ بجے دن تک خوب پڑا - بعد کو موقوف ہو گیا - سیلہ کا جماؤ اچھا تھا ؛ ۱۸ - اگست کو رات سے اسقدر پانی موسلا دھار دو دن تک برسا کہ سیکڑوں مکان گر گئے - غریبوں کا بہت نقصان ہوا ؛ پانی کی اسقدر طغیانی تھی کہ بعض نشیبی مکان جو وسط شہر میں تھے انمیں قد آدم سے زیادہ پانی بھر گیا - گرتے ہوئے مکان چھوڑ کے لوگوں کو پانی کے سبب راہ نہ ملتی تھی - دوسرے روز دوپہر کو پانی کھلا اب خیریت ہے ؛

انبالہ ۱۶ - اگست کو بوجہ ممانعت باجہ اور تبدیلی اس مقام کے جہاں ہمیشہ تعزیے کھڑے ہوا کرتے تھے تعزیے اپنی جگہوں سے نہیں اٹھائے گئے ؛ عام مسلمانوں کی طرف سے کئی ایک - اور چودھری میراں بخش یکہ والیکی طرف سے ایک تار بحضور لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب روانہ کی گئیں - تمام تاریں حضور ممدوح نے بغرض دریافت حال صاحب کمشنر کے پاس بھیجدیں - اور صاحب مجسٹریٹ بہادر کو مسلمانوں کی قدیمی رسم پر توجہ دلائی گئی - اسوجہ سے ۱۸ - اگست کو تعزیے نکالے گئے ؛ سنا جاتا ہے کہ فنیگن صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کہا تھا کہ اگر آدھ گھنٹہ کے اندر تعزیے نہ اٹھاؤگے تو دیا سلائی سے جلا دئے جائینگے ؛ ہندو مسلمانوں کے بافراط مذہبی تہواروں کے جھگڑوں نے گورنمنٹ اور اسکے افسران ماتحت کو حیران و پریشان کر رکھا ہے - دیکھئے انکا انجام کیا ہو ؛ سراج

قصبہ بلاسپور تحصیل جگادھری جہاں پولیس کا سٹیشن بھی ہے بارش کی جھڑی میں مجرمان نے منشی رام بقال کے نو سالہ طفلک کو اسکی والدہ کے بستر پر استراحت پر جلانے اور اسکی والدہ کے واویلا کرنیکی حالت میں اٹھا کر مکان کی ڈیوڑھی میں لے جا کر کل زیورات اتارے اور خوشی سے چلے گئے - کسی پاسبان محلہ و ہمسائگان یا سٹی پولیس نے خبر تک نہ لی ؛ دوسری رات کو منشا بقال کی بیٹی کو تیجر مست کیا - بعد اسکے سب زیورات اتار لئے ڈپٹی انسپکٹر نصیر الدین احمد خان صاحب ضرور ان مجرموں کا پتہ لگائینگے ؛ آفتاب

ٹھگوں سے بچو - فیروزپور میں کچھ دن گذرے کہ چند ظاہرا بھلے مانس آدمی جنکے پاس مال و اسباب بھی بہت کچھ معلوم ہوتا تھا آئے اور یہہ ظاہر کیا کہ ہم یہاں ایک بڑا کارخانہ جاری کرینگے ؛ انہوں نے اپنی ایمانداری جمانے کے لئے چند معزز سوداگروں کے کچھ بھی دئے - کچھ قیمتی موتی اور جواہرات بھی دکھائے اور فیروزپور کے ساہوکاروں سے کہا کہ ہمارے کارخانہ میں شراکت کر لو - ساہو بالمکند صاحب سے کچھ دن بعد ایک ہزار روپیہ لیا جسمیں کچھ نقد اور کچھ نوٹ تھے ؛ دوسرے دن سوداگر صاحبان رفوچکر ہو گئے ؛ ان نوٹوں میں سے کچھ لاہور میں فروخت ہوئے ہیں - مگر مصنوعی سوداگر ابھی تک ہاتھ نہیں آئے ؛

ممالک مغربی و شمالی و اودھ کے دیسی اخباروں کی نسبت نواب لاٹ صاحب بہادر نے سالانہ رپورٹ میں جو رائے ظاہر کی ہے اسمیں مندرجہ ذیل فقرات لکھے ہیں ؛ شاذ و نادر کسی مضمون سے لکھنے والے کی علمی لیاقت ظاہر ہوتی ہے - یا اس بات کا اظہار کہ کوئی قابلیت پولٹیکل مسایل طے کرنے کے لئے علاوہ ذاتی حملوں کے ظاہر ہوتی ہو ؛ اغراض کانگریس پر کبھی تفصیل کے ساتھ بحث نہیں ہوئی ؛ انتظام ملک کی خواہش کی جاتی ہے - بجائے دلایل کے غلط بیانات پیش کئے جاتے ہیں - اس کا کوئی خیال نہیں کیا جاتا کہ اصلاحیں کسقدر بڑی ہیں اور کسقدر وزن رکھتی ہیں - اور نہ ان فواید پر منطق سے بحث ہوئی ہے کہ جو انسے حاصل ہونگے - انکے اجرا میں جو دشواریاں پیدا ہونیوالی ہیں وہ ناقابل بحث سمجھکر علیحدہ کر دیجاتی ہیں ؛ مخالفین کے اعتراضات کی نسبت کہا جاتا ہے کہ یہہ خود غرض آدمیوں کے بیانات

ہیں۔ اور اُنکا مدلل جواب نہیں دیا جاتا۔ بلکہ ذاتی حملوں اور گالیوں پر بھروسا کیا جاتا ہو ✚

امرتسر اس ہفتہ میں متصل پبلک سر کے چند ڈاکو بارادہ ڈاکہ زنی بوقت شب آئے اور ڈاکہ مارنے کے لئے تیار تھے کہ اس اثنا میں وہاں کے پولیسمین پہرہ دار نے للکارا۔ پانچ چھ ڈاکو کافور ہوگئے۔ دو تین جو دنگہ میں مصروف ہوئے انمیں سے دو کو پولیسمین نے بامداد دیگر کنسٹبلوں کے گرفتار کیا۔ شہر میں غلہ کا نرخ روز بروز گھٹتا جاتا ہو۔ لوگ ریلی برادرس کو گالیاں دیکر فاقہ مستی میں بسر کرتے ہیں۔ بارش کی بھی ضرورت ہو ✚ سنگھ سبھا

ہند کی سفلسی کیطرح بنگالی بابوؤں کی جُرأت وہمت کو بھی روز افزوں ترقی ہو۔ گھوڑے پر چڑھنے کے علاوہ بندوق بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ قانون کے تو بھلا یہ کیڑے تھے ہی۔ کوئی آفس اور سٹیشن انکے وجود سے خالی نہیں۔ مگر اب ملیٹری کام اور سیر و شکار سے بھی حصہ لینا چاہتے ہیں۔ قربان اس جرأت کے۔ ۱۸ جولائی کا نور الانوار جریدہ سے لکھتا ہو کہ بنگالہ کے ۹ بابو صاحبان اپنی فطرتی جرأت کا اندازہ کرنیکی غرض سے شکار کھیلنے کے لئے کسی پہاڑی پر تشریف لے گئے۔ قضا کار ایک چھوٹے سے چیتے سے مقابلہ ہوگیا۔ بابو صاحب نے اجو ہاتھی پر سوار تھے آنکھیں بند دل کڑا کر بندوق چھوڑ دی۔ گولی تو بھلا کیا لگتی مگر چیتا جست کرکے ہاتھی کے قریب پہنچا اُسکی ہیبتناک آواز سُنتے ہی بابو صاحب کو غش آگیا۔ حالت ابتر ہوگئی۔ ہمراہی فرو ہوگئے۔ اب بابو صاحب ہودے میں بیہوش لٹ پٹ پڑے تھے۔ چیتا ہاتھی کو زخمی کر رہا تھا کہ خوش نصیبی سے چند پہاڑی وحشی آدمی شور سنکر دوڑے آئے چیتا انہیں دیکھ کر بھاگ گیا۔ بابو صاحب اسی بیہوشی کی حالت خراب میں گھر لائے گئے۔ انکے ہمراہیوں نے دیوتاؤں شکریہ ادا کیا کہ اُنسے چیتے کا سامنا نہ ہوا۔

جان بچی ہزاروں پائے ✚ پنجاب

مقدمہ اخبار بنگا باسی ۱۹ ماہ رواں کو مسٹر جیکسن نے مدعا علیہم کیطرف سے دس دنوں یا دوسری فوجداری سشن کی ابتدا تک اس مقدمہ کی التوا کے لئے مہلت مانگی۔ لیکن یہہ درخواست نامنظور کی گئی۔ پھر بحث شروع ہوئی۔ ضابطہ فوجداری ۳۷۰ دفعہ کی رو سے جو زالت حیثیت عرفی کا جُرم ملزمین پر قایم کیا گیا تھا۔ اس دلیل سے اُٹھا دیا گیا۔ کہ گورنمنٹ کوئی شخص مخصوص نہیں ہو۔ دوسرا جُرم باشندگان ملک کے دل میں گورنمنٹ سے ناراضی پھیلانیکا ابھی تک قایم ہو۔ روزانہ طول اور طویل بحثیں ہوا کرتی ہیں جنکے مفصل حالات لکھنے کو دفتر چاہئے۔ دیکھئے یہہ اونٹ کس کل بیٹھتا ہو ✚

پونا کے ایک ذی مقدرت مسلمان مرزا عبداللہ بیگ نامی نے سینٹ پال کے گرجے میں دین عیسائی قبول کیا اور اصطباغ لیا۔ آپ کا سن شریف ۴۰ برسوں کا ہو ✚

منی پور کا ریجنٹ یعنی مہاراجہ ہمراہی اپنے چھوٹے بھائی انگاو سنگھ کے۔ گورکھا پلٹن کی حفاظت میں شاشب نام رعایائے منی پور سے خفیہ طور پر بنگالی کو روانہ کیا گیا۔ صبح کو یہاں پہنچکر دونوں کیتھالی کو روانہ ہوئے۔ کوہیما میں یہہ دونوں سیول حکام کے حوالے کئے جائینگے۔ اور وہاں سے جزایر انڈمن کو بھیجے جائینگے ✚

پنجاب میں برہمنوں اور راجپوتوں کی لڑکیوں کی گرمی بازار روز بروز ترقی پر ہو۔ الحاق پنجاب کے زمانہ میں لڑکیوں کو اُنکے والدین شوہروں کے ہاتھ بیس سے چالیس روپیوں تک کی قیمت پر بیچتے تھے۔ اور اب اُنکی قیمت ساٹھ سے تین سو روپیوں تک پہنچی ہو ✚

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس میں امسال بھی ایک عورت اعلیٰ ترین نکلی۔ کل ۱۷۰۰ اُمیدوار پاس ہوئے جنمیں بہت سی لڑکیوں کے نام ہیں۔ اول نمبر لڑکی کو ۳۲ روپیہ وظیفہ ملیگا ✚

انگلستان میں فرنچ بیڑہ جہازات کی وہ تواضع کی گئی کہ روسی دوستی بھول گئی ہوگی دعوتوں کا سلسلہ ہفتہ بھر تک جاری رہا۔ فرنچ و انگریزی جہازی فوج کی قواعد حضور قیصر ہند نے معائنہ کی ✚

زار روس مع ملکہ غالباً پیرس (فرانس) کی سیر کو آئینگے۔ فرانس کے پریزیڈنٹ کارنات آپکے لوٹانے کو سینٹ پٹرسبرگ کو جائینگے۔ اس سے ظاہر ہو کہ فرانس اور روس کیسے گاڑھے دوست ہیں ✚

ماسکو (روس) یہودیوں پر ایسا ظلم ہوتا ہو کہ تین ماہ تک اگر ایسا ہی رہا تو وہاں ایک یہودی بھی نہ ہوگا۔ یہہ بیچارے مخروج ہوکر حدود جرمنی آسٹریا رومینیا میں ہزاروں آرہے ہیں ✚

روسی کپتان شمیٹ نامی نے حفاظت ملک کے خفیہ کاغذات فرنچ کے پاس بھیجدائے۔ اس جُرم پر وہ عمر بھر کے لئے جلاوطن کیا گیا قتل کیا جاتا مگر کاغذات ناکارہ تھے ✚

نیویارک کے گنجان بازار میں سخت آگ لگی۔ ۷ آدمی جل گئے۔ تمام مکانات کی قطار جل کر خاک سیاہ ہوگئی۔ لاکھوں روپیہ کا نقصان ہوگیا۔ الامان ✚

امریکہ میں بم کے گولوں کے ذریعہ سے مینہہ برسانے میں پوری کامیابی ہوئی۔ گو کے آسمان

میں اُڑا کر چھوڑے گئے۔ بارش جب چاہو کرا لو۔ یہہ سائنس کی طاقت ہی *

چین کا جھگڑا غیر طاقتوں کے ساتھ پیچیدہ ہوتا جاتا ہی۔ وہ چین سے پادریوں کے نقصان کا ہرجانہ مانگتے ہیں۔ چین نے کسیقدر ہرجانہ دیدیا۔ لیکن اب وہ چاہتے ہیں کہ مجرموں کو ضرور سزا بھی دیجائے *

جنرل بوتھ ولایت سے روانہ ہو کر ۱۸ اگست بمبئی پہنچ گئے۔ حسب دستور لوگوں نے استقبال کیا۔ ہزاروں مُرید سپیشل ٹرینوں میں بندرگاہ پر آئے۔ عالیشان اعزاز کیا *

قاہرہ (مصر) کے محل آمدین میں آگ لگی جو خدیو مصر کا خاص محل ہی۔ آٹھ پہر تک آگ دہکی۔ تمام قیمتی سامان کمال کوشش سے بچایا گیا *

امیر کابل نے اعلان دیا ہی کہ تمام افغانستان کی مردم شماری ہوگی۔ امیر صاحب نے یہہ بھی ممانعت کردی ہی کہ قندھار سے گیہوں باہر نہ جانے پائے۔ اسلئے کہ ٹڈیوں سے فصل کو سخت نقصان پہنچا ہی *

رنگون گزٹ لکھتا ہی کہ لنڈن میں ایک جماعت یہہ تجویز کر رہی ہی کہ منڈالی سے شان سٹیٹ تک ریلوے بنائی جائے۔ اسپر تیس لاکھ پونڈ صرف ہوگا۔ اگر روپیہ فراہم ہوگیا تو گورنمنٹ بھی کچھ رعایت کریگی *

خبر ہی کہ آیندہ سال سے ہائیکورٹ کے وکلا کے لئے کچھ امتحان اُردو زبان میں دینا نہایت ضروری ہوگا جسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ بنگالی صاحبان آیندہ سے ہائیکورٹ کے امتحان میں داخل نہ ہوسکینگے *

بمبئی کے مجسٹریٹ نے ایک مجرم کو اپنی بی بی کے مارڈالنے پر مقدمہ کو خانگی سیاست پر محمول کرکے صرف بیس روز قید کی سزا دی۔ ہائیکورٹ نے تفتیش شروع کی ہی کہ مجرم دورہ سپرد کیوں نہ کیا گیا *

سکندرآباد (حیدرآباد) میں جن دو عربوں نے دو یورپین افسروں پر حملہ کیا تھا اُنکے مقدمہ میں حکم سُنا دیا گیا۔ ہر ایک کو پانچ پانچ سال مشقت تعزیری بھگتنی پڑیگی *

حیدرآباد میں سر سید احمد خان کا انتظار ہی جو ۴ ستمبر کو وہاں ایک ڈیپوٹیشن لیکر جانیوالے ہیں۔ مدرسۃ العلوم کیطرف سے ایڈریس پیش کرینگے۔ سید صاحب سر آسمان جاہ کے مہمان ہونگے *

بمبئی ایک ہندو عورت نے بالا تالاب میں گر کر خودکشی کی۔ ایک دوسری ہندو عورت نے خاوند سے ناراض ہوکر افیون کھا کے جان دی۔ محمد علی لشکری اپنا گلا کاٹ کر مرگیا۔ ایک مسلمان نابینا عورت کھڑکی سے کود کر مرگئی *

آگرہ۔ سید علی خان بہادر اور سید حسین انسپکٹران آگرہ کو بصلہ گرفتاری دھولپور کے مشہور ڈاکو کنور برج کے معقول خلعت معہ شمشیر جنکے قبضے ہونگے ملینگی *

کلکتہ میں دیسی اخباروں کی حفاظت حقوق کیلئے ایک کمیٹی قایم ہوئی ہی۔ وہاں افواہ ہی کہ "انڈین مرر" پر پھر مقدمہ چلایا جائیگا کیونکہ وہ بھی ایک دریدہ دہن اخبار ہی *

فریدپور (بنگالہ) میں ایک سانپ ۹ گز لمبا دو گز موٹا پکڑا گیا ہی۔ اُسنے ایک سور کو ثابت نگل لیا۔ یہہ عجیب الخلقت عجائب خانہ میں رکھا جائیگا *

کلکتہ ۱۵ اگست کو ایک بابو صاحب نے چھت کی رسّی سے اپنے گلے میں پھانسی دیکر خودکشی کی وجہ یہہ بیان کی جاتی ہی کہ انکو ایک تجارت میں گھاٹا ہوا تھا *

گورنمنٹ مدراس نے حکم دیا کہ جو جرمانے بعلت تشدد حیوانات ہوا کریں وہ انسداد وہ اُس سوسیٹی کو ملا کریں جو انسداد تشدد حیوانات کے لئے مقرر ہی۔ تجویز تو معقول ہی *

دہلی کے ڈپٹی کمشنر نے بحکم گورنمنٹ پنجاب دو ہندوستانی غیر ملازم رئیسوں کو جیل وزٹر مقرر کرنے کے لئے رائے بہادر رام کشن داس۔ اور شہزادہ مرزا ثریاجاہ بہادر کو پسند فرمایا اور انکا استمزاج لیا ہی *

پنجاب میں نیشنل کانگریس کا جوش سرگرمی سے محروم معلوم ہوتا ہی۔ یہہ تو ہونا ہی تھا۔ صرف بنگالیوں کا ایک ولولہ تھا۔ اور دیگر ملکوں کے لوگ بے سمجھی سے اُنکے پیچھے لگ لئے تھے *

لاہور کی میونسپل کمیٹی نے دودھ کو ٹیکس سے بری کردیا لیکن یہہ انتظام کیا گیا ہی کہ گوجر اور گوالے دودھ میں مضر صحت اشیا نہ ملا سکیں۔ اور اسکے واسطے ہر ایک ممبر کو ایک آلہ اِس قسم کا دیا گیا ہی کہ جس سے خالص دودھ کی شناخت بخوبی ہوسکے *

میونسپلٹی لاہور نے حکم دیا کہ گوالے جہاں اپنی مویشی باندھتے ہیں اُن گھروں کا پختہ فرش بنوائیں اور نالیاں بھی پکی بنوائیں تاکہ پانی سے دھو ڈالنے پر فوراً صاف ہوجائے۔ اور مویشی کی صحت قایم رہے *

لاہور کی رعایا شاکی ہی کہ اُنکے انکم ٹیکس کی تشخیص میں بہت سختی ہوئی ہی۔ لہذا اس معاملہ کی نسبت وہاں کے لوگ ڈپٹی کمشنر بہادر کو درخواست دینیوالے ہیں کہ دوبارہ تشخیص ہو *

امرتسر۔ موضع ولّا کی سڑک پر اکثر رہزنی کی شکایت سُنی جاتی ہی۔ پولیس کو متوجہ ہونا چاہئے *

دربار صاحب میں وزیر سنگھ نامی نے ایک چھب طلائی چوری کیا۔ بعد تحقیقات دو سال قید سخت اور ۵۰ روپیہ جرمانہ اور ۳۰ ضرب بید کا سزاوار ہوا *

بقیہ مولود مقدس

۱۸۰ مریم وہ مگدلینی ہوئی مشہور جس کا نام   ایسی سویرے آئی کہ تاریکی تھی تمام
پر جبکہ اُسنے دیکھی کھلی قبر لا کلام -   دوڑی ہوئی وہ شہر کو آئی بخستہ کام
شمعون سے کہا کہ لحد میں نہیں مسیح
یوحنا سے کہ قبر کی حد میں نہیں مسیح

۱۸۱ دوڑے وہ دونوں قبر کیجانب یہ سنتے ہی   یوحنا پہلے پہنچا تو دیکھا کہ واقعی
خالی کفن پڑا ہو نہیں قبر میں کوئی   تب دونوں کو یقین ہوا جی میں آیا جی
سچ مچ لکھا ہوا تھا نوشتوں میں جو ہوا
خود ہم سے بار بار کہا اُسنے سو ہوا

۱۸۲ یہہ کہہ کے وہ تو لوٹ گئے دونوں اپنے گھر   لیکن کھڑی یہہ روتی رہی اسکی قبر پر
جھک کر نگاہ کی تو فرشتے پڑے نظر -   بولے وہ کسکو دیکھتی ہو تو اِدھر اُدھر
اُسنے کہا کہ ڈھونڈھتی ہوں میں یہاں اُسے
جانیں وہ لیگئے ہیں یہاں سے کہاں اُسے

۱۸۳ یہہ کہہ کے اُسنے پیچھے جو اپنے نگاہ کی -   دیکھا تو اُسکے پاس کھڑا ہو اک آدمی
اُسنے کہا خبر ہو تو مجھکو بتا ابھی   لیکن نہ جانا ہو وہ خداوند آپ ہی
مریم نے جبکہ حال تفکر بیاں کیا
حضرت نے اپنے آپکو اُسپر عیاں کیا

۱۸۴ فرمایا جاکے دے میرے شاگردوں کو خبر   جاؤں گا اب جلیل کو میں تم سے پیشتر
مریم خوشی سے لوٹ گئی جلد اپنے گھر   اُسنے کہا کہ آیا خداوند اب نظر -
آیا نہ اعتبار تو آیا نظر مسیح -
یونہیں انہیں دکھائی دیا پیشتر مسیح

۱۸۵ گھر میں ملا کبھی تو کبھی درمیان راہ   دکھلائے زخم تازہ ہے دل میں اشتباہ
کھانا بھی کھایا تا کہ ہوں مخلوق پر گواہ   چالیس روز تک یونہیں کرتا رہا نباہ
تنہا نظر پڑا تو کبھی آیا چار میں
دن پانسو سے زیادہ نے دیکھا شمار میں

۱۸۶ آخر کو اُسنے حکم دیا تم جہاں میں جاؤ   جو کچھ کہ تم نے دیکھا ہی ہر ایک کو سُناؤ
اُنسے کہو مسیح پر ایمان جلد لاؤ -   جیتے رہے گے توبہ کرو اب نجات پاؤ
پائیگا وہ نجات جو ایمان لائیگا
جو اسکو رد کریگا جہنم میں جائے گا

۱۸۷ پھر ہاتھ اُنکے سر پہ دھر کر دی دعا اُنہیں   آخر دم وداع مبارک کہا اُنہیں ؏
جو کچھ کہ چاہئے تھا سو اُسنے دیا اُنہیں   روح القدس کے بھیجنے کو کہہ گیا اُنہیں
پھر اُنکے دیکھتے ہی اُٹھا آسمان پر
تب بدلیوں نے اُس کو لیا آسمان پر

۱۸۸ شاگرد آسماں کیطرف دیکھتے تھے جب   دل پر فراق کا تھا جو رنج و غم و تعب
آئے نظر میں پر اُنہیں دو فرشتے تب   بولے وہ اے جلیلیو کیا دیکھتے ہو اب
دل میں تم اپنے رنج نہ لاؤ کسیطرح
جیسے گیا یہہ آئے گا آخر اسیطرح

۱۸۹ ہوں شاد اہل دیں کہ مسیحا پھر آئیگا   انصاف سب کا کرنے کو تشریف لائیگا
اپنا ہی منتظر جو ہمیں آکے پائیگا ؏   شاباش بھی کہیگا گلے بھی لگائیگا ؏
دل کو لگا یو نہ زمینی مکان پر -
۱۹۰ لازم ہے اپنی آنکھ رہے آسمان پر
منت خموش ہو کے دعا اب خدا سے مانگ   جو کچھ کہ مانگنا ہی تجھے کبریا سے مانگ
تاثیر روح حق شبہ ہر دوسرا سے مانگ   ایماں سے اعتقاد سے صدق و صفا سے مانگ
روح القدس کا سب کے دلوں میں سرور ہو
آمین - مستجاب دُعا یہہ ضرور ہو

تمام شد

رباعیات

دل الفتِ دُنیا میں پھنسا یا ہم نے   دلدار مگر کوئی نہ پایا ہم نے ؏
سر قدموں پہ عیسیٰ کے رکھا جبکہ سفیر   اغیار سے ہاتھ اپنا اُٹھایا ہم نے

ایضًا

انسان کی اعانت نہ موثر نکلی -   بے سود میری کوششِ وافر نکلی
ملاحیٔ عیسیٰ سے مدد پاکے سفیر   کشتی میری محفوظ سراسر نکلی ؏

ایضًا

جب آمد عیسیٰ پہ قیامت ہوگی   اعمال کی بندوں کے عدالت ہوگی
بے حُبِ مسیحا کوئی مقبول سفیر   طاعت نہ عبادت نہ ریاضت ہوگی

تار کی خبریں

سینٹ پیٹرس برگ ۲۲- اگست- کونسل سلطنت آجکل اُس قانون کے منشار پر بحث کرنے میں معروف ہو جس سے غیر ملک والوں کو روس میں آباد ہونے کی ممانعت ہو- اسپر تجویز ہو کہ سرحدی صوبوں میں بھی اسکا اثر پڑے جہاں زمیندار مالک زمین خارج کئے جائینگے *

لنڈن ۲۳- اگست فرانسیسی اور روسی اخبار عموماً در بارۂ فرانسیسی بیڑہ جہازات ورود انگلستان کے مفید رائے دے رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ بیڑہ جہازات کا کیسا خیر مقدم ہوا- اور یہہ ایک علامت ہو کہ گریٹ برٹن ابھی پُرانی حکمت عملی پر قایم ہو کہ اپنے کو آزاد رکھے *

لنڈن ۲۲- اگست اسٹنڈرڈ نے ایک تار برقی اس بیان کی شایع کی کہ چینی گورنمنٹ کو سلطنتوں کی دہمکی سے خوف ہوا حکم دیا کہ جہازات نانکن اور شمالی ہنگسی میں جمع ہوں *

ہیڈ ماسٹر کی ضرورت

نارووال کے انگلو ورنیکولر لوئیر سکول کے لئے بتاریخ ۱۵ ستمبر ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہو۔ ایسے شخص کیواسطے جو مشنری روح رکھتا ہو یہہ ایک عمدہ میدان ہو۔ تنخواہ ساٹھ روپیہ ملینگے۔ امیدوار اپنی درخواست مع نقول اسناد و سرٹیفکٹ پادری آر بیٹمین صاحب کی خدمت میں بھیجیں *

معرفت پوسٹ آفس امرتسر۔

لودیانہ

گذشتہ اشاعت میں جو لکھا گیا تھا کہ لوکل حکام نے مولوی محمد حسین صاحب اور قادیانی صاحب دونوں کو لودیانہ سے چلے جانیکا حکم دیا تھا۔ مقدم الذکر تو پہلے ہی تشریف لے گئے تھے اور موخر الذکر بعذر بیماری چندے مقیم رہنے کے مُستدعی ہوئے- اسپر مرزا صاحب کی ایک تحریر ہمارے پاس آئی جس سے معلوم ہوا کہ سید دلاور علیشاہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر خود مولوی محمد حسین صاحب کی فرودگاہ پر گئے- اور انتظامی طور پر اُسیوقت انکو ریل پر سوار کرا آئے- وہ مشتری ہی نہیں چلے گئے بلکہ خود سید صاحب موصوف حسب منشاء صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر انکو رخصت کرنے گئے تھے ۔۔ اور مرزا صاحب کو بھی کہا گیا تھا کہ آپ کا جانا بھی مناسب ہو- مگر اُنکی چٹھی کو ملاحظہ فرما کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے انہیں اور رعایا کیطرح بطور مستقل رہنے کی اجازت دیدی ہو۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کے مُراسلہ کی نقل جو مرزا صاحب نے ہمارے پاس بھیجی ہو درج ذیل ہو:-

نقل مراسلہ

از پیشگاہ مسٹر جیوس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ۔

مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان سلامت

چٹھی آپکی مورخہ ۲ روزہ موصول ملاحظ و سماعت ہو کر بجواب اُسکے تحریر ہو کہ آپکو بمتابعت و ملحوظیت قانون سرکاری لودیانہ میں ٹھہرنیکے لئے وہ ہی حقوق حاصل ہیں جیسے کہ دیگر رعایائے متابعت کنندہ قانون سرکار انگریزی کو حاصل ہیں *

دستخط ڈپٹی کمشنر صاحب لودیانہ　　المرقوم ۷- اگست ۱۸۹۱ء

ہیضہ کی یورش اہل شہر پر بدستور ہو رہی ہو- ہفتہ زیر اشاعت میں سترہ آدمی اس موذی کا شکار ہوئے۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہو کہ اس شہر کے ایک معزز نوجوان سوداگر خواجہ خلیل شاہ صاحب بھی اسی مرض مہلک میں تین روز مبتلا رہکر راہئی ملک جاودانی ہوگئے- اُنکی اس اچانک اور نوجوانہ مرگ پر شہر کے خاص و عام کو رنج ہو۔ ہم انکے عزیز و پس ماندگان کے ساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں *

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بدل و جان کوشاں ہیں کہ یہہ کمبخت وبا مرفع ہو۔ ہدایت کی گئی ہو کہ لوگ جوش کئے پانی پئیں- دیر ہضم غذا نہ کھائیں- تمام شب اوس میں نہ پڑے رہیں- جو مبتلائے مرض ہو فوراً جنرل ہسپتال یا گھاس منڈی کے شفاخانہ میں اطلاع دیکر علاج کرائے۔ ڈاکٹر مرزا امام الدین صاحب شب و روز بلا فیس مریضوں کا علاج کرتے پھرتے ہیں۔ اکثر مریض شفایاب ہوگئے ہیں *

شکر کا مقام ہو کہ عیسائی بستی میں ابتک خدا کے فضل سے امن ہو۔ چونکہ عیسائی بستی جنرل ہسپتال کے بہت قریب ہو سبھوں کو اسکی طرف سے بڑا آرام ہو- ڈاکٹر برج لال صاحب جو ایک فقیرانہ مزاج شخص ہیں آجکل اسقدر مصروف ہیں کہ کھانا کھانیکی فرصت بمشکل ہوتی ہو- مریضوں کو خواہ غریب ہو یا امیر اطلاع پانے پر فوراً بلا فیس گھر پر جاکر دیکھتے اور بتوجہ علاج کرتے ہیں- علاوہ تجربہ کاری کے آپکو دست شفا بھی قدرت نے بخشا ہو- اور اکثر ایسے نیم مردہ مریضوں کا علاج کرکے بھلا چنگا کر دیتے ہیں کہ گویا وہ ایک ادنیٰ معنوں میں معجزہ ہو *

سیول سرجن ڈاکٹر بھگوانداس صاحب ورتہ جمالپور میں اُن قیدیوں کو جاکر دیکھتے اور سنبھالتے ہیں جو برائے تبدیلی آب و ہوا بخوف ہیضہ وہاں بھیجے گئے ہیں اور جیلخانہ اور جنرل ہسپتال میں بھی مریضوں کی بدل خبرگیری کرتے اور اپنی ڈیوٹی کو بڑی لیاقت و محنت کے ساتھ انجام دے رہے ہیں اور یہہ سب خاص و عام کے شکریہ کے مستحق ہیں *

پادری ای پی نیوٹن صاحب کے لئے باہتمام مسٹر ایم وائلی منیجر مشن پریس لودیانہ طبع ہوا